السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے امتحان سے پہلے کسی دن یہ نذر مانی تھی کہ اگر میں چھٹی جماعت سے پاس ہوکر پہلی متوسط کلاس میں چلا گیا تو قربانی کروں گا اور میں دوسری کوشش میں کامیاب ہوا، پہلی دفعہ نہ ہوا۔ کیا اب میں قربانی دوں گا یا نہیں؟ بات یہی تھی۔ اس پر چار سال گزر گئے اور میں نے اس نذر کو پورا نہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ میں نے تو ایسی نذر مانی تھی کہ جب میں تیسری متوسط کلاس سے کامیاب ہوکر پہلی ثانوی میں چلا گیا۔۔۔ اب جب میں کامیاب ہوکر اول ثانوی میں چلا گیا ہوں تو کیا اب میں ایک قربانی دوں یا دو؟ (عبدالرحمن ۔ س ۔ ع)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ نے نذر کو غیر مشروط رکھا اور پہلے دور میں کامیاب ہوکر جانے کی نیت نہیں تھی تو آپ کو اپنی نذر پوری کرنا لازم ہے کہ آپ اللہ کی رضا کے لیے قربانی کر کے اسے فقراء میں تقسیم کر دیں اور اس میں سے آپ خود آپ کے گھر والے کچھ نہ کھائیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَن نَذَرَ ان یُطیعَ اللہ، فَلْیُطِعْہ۔ ومَن نَذَرَ ان یَعْصِیَ اللہ، فلا یَعْصِہ))

''جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے والی نذر مانی اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے اور جس نے اللہ کی نافرمانی والی بات کی نذر مانی، اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا نہ کرے۔''

اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکالا۔

:اور اگر آپ نے پہلی کوشش میں کامیابی کی نذر مانی لیکن کامیاب دوسری کوشش میں ہوئے تو آپ پر کچھ نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا

((انَّما الأعمالُ بالنِّیاتِ، وانَّما لکُلِ امرِیءٍ ما نَوٰی))

''اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہو۔''

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

اسی طرح آپ کی وہ نذر ہے کہ جب آپ متوسط ثانوی میں کامیاب ہوگئے تو اسے پورا کرنا آپ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث کے مطابق لازم ہے۔

اور اگر آپ نے پہلی یا دوسری نذریں مانی تھی کہ اپنے گھر والوں، اقرباء اور ہمسایوں کے لیے قربانی کریں گے تو اپنی نیت پر عمل کریں۔ جیسا کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کا ذکر ہوا ہے۔

اے بھائی! آپ کو چاہیے کہ آئندہ کبھی نذر نہ مانا کریں کیونکہ نذر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ بھی لوٹا نہیں سکتی۔ نہ ہی یہ کامیابی کے اسباب میں سے کوئی سبب ہے۔ نبی ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا: ''نذر کوئی بھلائی نہیں لاتی۔ البتہ اس طرح بخیل سے کچھ مال نکل جاتا ہے۔'' جیسے کہ یہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

### ج1

### محدث فتویٰ